

تجویز کردہ ترامیم۔

۱۔ ۸۸ء میں صدر جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کی طرف سے نافذ کیا جانے والا شریعت آرڈیننس جو مقررہ مدت میں اسمبلی میں پیش نہ ہو سکنے کی وجہ سے ختم ہو گیا۔

۲۔ شریعت بل کے بارے میں اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ اور کونسل کی متبادل تجاویز۔

۳۔ سینٹ کی خصوصی کمیٹی کی رپورٹ۔ ۴۔ نواں آئینی ترمیمی بل

۵۔ خصوصی کمیٹی کی طرف سے مرتب کردہ ”شریعت بل“ کے مسودہ میں اس وقت کے دفاعی وزیر قانون

سید افتخار گیلانی اور دیگر ارکان سینٹ کی تجویز کردہ ترامیم جن میں سے سید افتخار گیلانی کی ترامیم ایوان میں ان کی عدم

موجودگی کے باعث منظور نہ ہو سکیں۔ ۶۔ ۳۷ء کے دستور کی اہم اسلامی دفعات

۷۔ سینٹ آف پاکستان کا ۱۳ مئی ۹۰ء کو متفقہ طور پر منظور کردہ پریویٹ شریعت بل۔ اور

۸۔ ۱۵ مئی ۹۱ء کو قومی اسمبلی کا منظور کردہ سرکاری شریعت بل

ان دستاویزات کی یکجا اشاعت کا مقصد جہاں انہیں ریکارڈ میں یکجا محفوظ کرنا ہے وہاں شریعت

اسلامیہ کی بالادستی اور نفاذ سے دل چسپی رکھنے والے ارباب علم و دانش کو اس پہلو پر سنجیدہ غور فکر کی دعوت

دینا بھی مقصود ہے کہ قرار داد مقاصد سے قومی اسمبلی کے منظور کردہ حالیہ شریعت بل تک کے سفر کا ٹھنڈے

دل و دماغ کے ساتھ جائزہ لیا جائے کہ پاکستان کے دینی حلقوں نے سیاسی جدوجہد اور جمہوری عمل کے ذریعہ

نفاذ اسلام کی جدوجہد کے ان تینتالیس سالہ مراحل میں کیا کھویا کیا پایا؟

اربابِ فہم و دانش کی سوچ اور تجزیہ کا اندازہ کیا ہے وہ اسے بہتر سمجھ سکتے ہیں البتہ ایک گزارش

اس مرحلہ پر ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ قرار داد مقاصد میں ”اللہ تبارک و تعالیٰ ہی کل کائنات کا بلا شریعت

غیرے حاکم مطلق ہے“ کے واضح اعلان کے تینتالیس سال بعد قومی اسمبلی کے منظور کردہ شریعت بل میں

قرآن و سنت کے احکام کی بالادستی کو ”بشرطیکہ.....“ کے ساتھ مشروط کر کے قبول

کرنے کا عمل بہر حال ”پیش رفت“، کم لانے کا سنراوا نہیں ہے یہ ”رجعت تمقرئی“ ہے اور اس

الٹی رفت کی ذمہ داری کن افراد، اداروں، گروہوں اور جماعتوں پر عائد ہوتی ہے اس کا تعین کرنے کے

لیے ہم سب کو اپنے گمبیاؤں میں ایک بار ضرور جھانک لینا چاہیے۔